امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کے ترجمہ قرآن کی مناسبت سے اشاعت خاص

انوارِ کنز الایمان

مرتبین

ڈاکٹر امجد رضا امجد انڈیا

ملک محبوب الرسول قادری پاکستان

انٹرنیشنل غوثیہ فورم 198/4

0321,0300 9429027 E-mail:mahmoobqadri787@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

برائے ایصال ثواب

حضرت آخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی (مدفون: لاہور)

حضرت قائد اہل سنت شیخ الاسلام مولانا الشاہ احمد نورانی (مدفون: کراچی)

غازیِ اسلام جانثارِ پاکستان ملک عبدالرسول قادری (مدفون: جوہر آباد)

امام احمد رضا بریلوی

کے ترجمۂ قرآن کی مناسبت سے

اشاعتِ خاص

انوارِ کنزالایمان

مرتبین

ڈاکٹر امجد رضا امجد (انڈیا)

ملک محبوب الرسول قادری (پاکستان)

انٹرنیشنل غوثیہ فورم

انوارِ رضا لائبریری 198/4 جوہر آباد (41200) پنجاب، پاکستان

0092-300/321-9429027

mahboobqadri787@gmail.com

میں شامل نہیں ہوتے۔ اس جگہ مغالطے کی وجہ یہ ہے کہ عَادَ یَعُوْدُ کا استعمال دو طرح ہوتا ہے:

☆ فعل تام، اس وقت اس کا معنی لوٹنا ہوگا۔

☆ فعل ناقص، اس وقت یہ صَارَ کے معنی میں ہوگا اور ہو جانے کے معنی پر دلالت کرے گا۔

ترجمہ کرنے والے کے سامنے نحو کے مسائل و قواعد مستحضر ہوں تو وہ غور کرے گا کہ اس جگہ پہلا معنی مناسب ہے یا دوسرا؟ ظاہر ہے کہ مذکورہ ترجمہ میں پہلا معنی مراد لینے کے بنا پر غلطی ہوئی ہے، جب کہ اس جگہ دوسرا معنی مراد اور موزوں ہے، اسی لیے امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:

''اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا ہم ضرور تمہیں اپنی زمین سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین پر آ جاؤ'' (کنز الایمان)

۷۔ قرآن پاک عربی زبان کا وہ شاہکار ہے جو مرتبۂ اعجاز پر فائز ہے، کسی بھی مترجم کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ اس کا ترجمہ معجزانہ کلام سے کرے، تاہم علم معانی اور بیان کے مسائل و مباحث سے باخبر ایسا ترجمہ تو کر ہی سکتا ہے، جس سے اعجاز قرآنی کی جھلک دکھائی دے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ (البقرہ ۲/۲)

عام طور پر اس آیت کا ترجمہ کچھ اس طرح کیا جاتا ہے کہ:

''یہ کتاب اس میں کوئی شک نہیں ہے''

اس ترجمے پر دو سوال وارد ہوتے ہیں:

☆ ذٰلِکَ کی وضع بعید کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہے، اس لیے ترجمہ کرتے ہوئے ''وہ کتاب'' کہنا چاہیے تھا نہ کہ ''یہ کتاب''

☆ ''اس میں کوئی شک نہیں'' واقع کے خلاف ہے، کیونکہ قرآن کریم میں بہت سے لوگوں نے شک کیا اور آج بھی ایسے لوگوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔

امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ترجمہ دیکھیے جو اعجاز قرآن کو واضح طور پر آشکارا کرتا ہے:

''وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں'' (کنز الایمان)

اس ترجمہ پر پہلا سوال تو ظاہر ہے کہ وارد ہی نہیں ہوتا، دوسرے سوال کا جواب بھی دے دیا کہ اگرچہ قرآن پاک کے بارے میں بہت سے لوگوں نے شک کیا ہے لیکن وہ کوئی شک کی جگہ نہیں ہے، کوئی بھی منصف عاقل، عربی زبان کے اسلوب اور نزاکتوں سے واقف اس کا مطالعہ کرے تو اسے ماننا پڑے گا کہ یہ ربانی کلام ہے کسی انسان کے فکر کا نتیجہ نہیں ہے۔

۸۔ جس زبان میں ترجمہ کیا جائے اس کے اسلوب اور مزاج کو پیش نظر رکھا جائے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْ اَحْصَنَتْ فَرْجَھَا (التحریم ۶۶/۱۲)

اس کا ترجمہ یوں کیا گیا! ''اور مریم بیٹی عمران کی جس نے روکے رکھا اپنی شہوت کی جگہ کو''

یہ امر محتاج بیان نہیں ہے کہ اس ترجمہ میں اردو زبان کی شائستگی اور مزاج کو ملحوظ نہیں رکھا گیا، اس کی بجائے یہ ترجمہ کتنا دلکش ہے۔

''اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی''

۹۔ قرآن پاک میں بیان کردہ کسی بھی واقعے کی واقعی تفصیلات سے آگاہی ضروری ہے ورنہ ترجمہ کرتے وقت کہیں بھی غلطی واقع ہو سکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَقَالَ اِنِّیْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِکْرِ رَبِّیْ ج حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ○ رُدُّوْھَا عَلَیَّ ط فَطَفِقَ مَسْحًام بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ○ (ص ۳۸/۳۲ تا ۳۳)

عام طور پر مترجمین نے تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ کا ترجمہ یہ کیا ہے:

''سورج چھپ گیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی نماز عصر قضا ہوگئی، انہوں نے گھوڑوں کو طلب کیا اور ان کی پنڈلیاں اور گردنیں کاٹ دیں۔''

اس ترجمے پر دو سوال وارد ہوتے ہیں:

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام گھوڑوں کو ملاحظہ فرما رہے تھے کہ نماز قضا ہوگئی، اس میں گھوڑوں کا کیا قصور تھا؟ کہ انہیں ہلاک کر دیا گیا۔

☆ گھوڑوں کی گردنیں اور ٹانگیں کاٹ کر مال کے ضائع کرنے کا کیا جواز تھا؟ یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ تمام گھوڑے خیرات کر دیتے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

عن ذکر ربی من ذکر طَفِقَ مَسحًا یَمْسَحُ اَعْرَافَ الْخَیْلِ وَ عَرَاقِیْبَھَا [۹]

یعنی عن بمعنی مِن ہے، اور طَفِقَ مَسحاً کا معنی یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام گھوڑوں کی ایال (گردن کے بالوں) اور ان کے ٹخنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔

اس اقتباس سے واضح ہو گیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے گھوڑوں کو ہلاک نہیں کیا تھا، اب یہ حقیقت ہی نظروں سے اوجھل ہو تو ترجمہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ آئیے صحیح ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

''تو سلیمان نے کہا مجھے ان گھوڑوں کی محبت پسند آئی ہے اپنے رب